عربی شاعری میں ماہِ مبارک کی بازگشت

(ماہ رمضان المبارک کے استقبال کے حوالے سے مختلف عرب شعراء کے منتخب کلام کا ایک مختصر مجموعہ)

(رمضان المبارک 1447ہجری-2026)

ڈاکٹر مبصر الرحمن قاسمی

(ریڈیو کویت)

عرب شعرا نے ہلالِ رمضان کے پُر مسرت استقبال میں بے شمار قصائد اور نظمیں رقم کی ہیں، اور اس ماہِ مبارک کی آمد کو خیر کی علامت، سعادت کی بشارت اور برکت کا پیام قرار دیا ہے۔ چنانچہ جب ماہِ رمضانِ کریم کا ہلال افق پر نمودار ہوتا ہے تو گویا پوری کائنات اس کی آمد سے مسرّت و شادمانی سے جگمگا اٹھتی ہے۔ دلوں کے زنگ اُترنے لگتے ہیں، مومنین کے نفوس پاکیزہ ہو جاتے ہیں، اور رحمتِ ربّانی کی وہ عام فضا قائم ہو جاتی ہے جو عالمِ وجود کو اپنے حصار میں لے لیتی ہے۔ اس روح پرور کیفیت میں دل اپنے خالق وپروردگار عزّوجل کے حکم کے سامنے سرِ تسلیم خم کر دیتے ہیں، اور یوں باطن میں ایک لطیف اطمینان اور حقیقی رضا کی دولت نصیب ہوتی ہے۔ انہی مفاہیم اور خوشی و مسرّت کے جذبات کو عرب شعرا نے اپنے کلام میں نہایت حسین انداز میں بیان کیا ہے۔ ذیل میں ہم نے رمضان المبارک سے متعلق بعض عرب شعرا کے کلام کے منتخب اشعار کو مع اردو ترجمہ شامل کیا ہے۔

محمد الاخضر:

محمد الاخضر سائحی کا شمار الجزائر کے ممتاز کلاسیکی شعرا اور ادبا میں ہوتا ہے۔ ہلال رمضان کا خیر مقدم کرتے ہوئے وہ کہتے ہیں:

امْلأِ الدُّنْيَا شُعَاعًا أَيُّهَا النُّورُ الحَبِيبْ

اے نورِ دل نواز!

اپنی کرنوں سے ساری دنیا کو جگمگا دے

اسْكُبِ الأَنْوَارَ فِيهَا مِنْ بَعِيدٍ وَقَرِيبْ

قریب و بعید ہر سمت اپنے اجالے انڈیل دے۔

ذَكِّرِ النَّاسَ عُهُودًا هِيَ مِنْ خَيْرِ العُهُودْ

لوگوں کو وہ عہد یاد دلا دو

جو عہدوں میں سب سے بہتر تھے

يَوْمَ كَانَ الصَّوْمُ مَعْنًى لِلتَّسَامِي وَالصُّعُودْ

جب روزہ محض بھوک کا نام نہ تھا

بلکہ بلندی، پاکیزگی اور روحانی عروج کا استعارہ تھا۔

يَنْشُرُ الرَّحْمَةَ فِي الأَرْضِ عَلَى هَذَا الوُجُودْ

یہ وہ مہینہ ہے، جو اس پوری کائنات پر رحمت کی چادر پھیلا دیتا ہے

اندلسی شاعر ابن الصباح الجذامی ماہِ رمضان کی آمد پر یوں مسرت و خوشی کا اظہار کرتا ہے:

هَذَا هِلالُ الصَّوْمِ مِنْ رَمَضَانِ بِالأُفْقِ بَانَ فَلا تَكُنْ بِالوَانِي

یہ دیکھو! رمضان کے روزوں کا ہلال افق پر نمودار ہو چکا ہے، پس اب سستی اور کاہلی کو دل کے دروازے پر ہی روک دو۔

وَافَاكَ ضَيْفًا فَالتَزِمْ تَعْظِيمَهُ وَاجْعَلْ قِرَاهُ قِرَاءَةَ القُرْآنِ

یہ مہینہ تمہارے پاس ایک معزز مہمان بن کر آیا ہے، لہٰذا اس کی تعظیم کو لازم پکڑو اور قرآن کی تلاوت سے اس کی ضیافت کا حق ادا کرو۔

صُمْهُ وَصُنْهُ وَاغْتَنِمْ أَيَّامَهُ وَاجْبُرْ ذِمَا الضُّعَفَاءِ بِالإِحْسَانِ

اس کے روزے رکھو،اس کی حرمت کی حفاظت کرو،اس کے دنوں کو غنیمت جانو،اور اپنی نیکی سے اس ماہ مبارک میں کمزوروں کے ٹوٹے دل جوڑ دو۔

عبدالمنعم عبداللہ:

عبدالمنعم عبداللہ کی نظم ''أنا صائم (میں روزہ دار ہوں) مجلہ منارالاسلام (1417ھ) میں شائع ہوئی، وہ اپنی نظم میں ماہ رمضان کو خیر، برکت اور ہدایت کے روشن استعارے کے طور پر پیش کرتے ہوئے کہتے ہیں:

نُورٌ يُطِلُّ عَلَى الوُجُودِ وَيُشْرِقُ   كَمْ بَاتَتِ الدُّنْيَا لَهُ تَتَشَوَّقُ

ایک نور ہے، جو کائنات پر جھک آتا ہے،اور ہر سمت اجالا بکھیر دیتا ہے،، دنیا کب سے اس کے استقبال میں
اشتیاق کے دیے جلائے بیٹھی تھی۔

تَرْنُو لِمَطْلَعِهِ لِتَشْهَدَ بَدْرَهُ   (رَمَضَانُ) إِنَّ هِلالَهُ يَتَأَلَّقُ

نگاہیں اس کے مطلع کی طرف اٹھی ہوئی ہیں،تاکہ اس کے بدر کا دیدار کریں،ماہ رمضان۔۔۔کہ اس کا ہلال چمکتا ہوا امید بن کر ابھرتا ہے۔

عِطْرُ الهُدَى مِنْهُ يَفُوحُ فَهَذِهِ   أَنْسَامُهُ فِي كُلِّ وَادٍ تَعْبَقُ

ہدایت کی خوشبو،اسی سے پھوٹتی ہے،اس کی نرم ہوائیں ہر وادی میں مہک بکھیر دیتی ہیں۔

كُلُّ الحَيَاةِ حَفِيَّةٌ بِقُدُومِهِ   وَالخَيْرُ فِيهِ عَلَى الوَرَى يَتَدَفَّقُ

ہر زندگی،اس کی آمد پر شاداں و فرحاں ہے،اور خیر و برکت اسی کے دامن سے تمام مخلوق پر موج در موج بہتی چلی جاتی ہے۔

عبدالقدوس الأنصاری:

مدنی شاعر عبدالقدوس الأنصاری ماہِ رمضان کا استقبال کرتے ہوئے والہانہ انداز میں یوں گویا ہوتے ہیں:

تَبَدَّيْتَ لِلنَّفْسِ قُمَاهَا   لِذَاكَ تَبَنَّتْكَ وُجْدَانُهَا

اے ماہ مبارک! تو نفس کے لیے اس کی مطلوبہ غذا بن کر جلوہ گر ہوا، اسی لیے دل و وجدان نے تجھے اپنا لیا۔

وَتَنْثُرُ بَيْنَ يَدَيْكَ الزُّهُورَ   تُحَيِّيكَ إِذْ كُنْتَ رَيْحَانَهَا

روح تیرے قدموں میں خوشبودار پھول نچھاور کرتی ہے، کہ تو اس کے لیے ریحان، راحت اور زندگی کی مہک ہے۔

فَأَنْتَ رَبِيعُ الحَيَاةِ البَهِيجُ   تُنَضِّرُ بِالصَّفْوِ أَوْطَانَهَا

تو زندگی کی مسرّت بھری بہار ہے، جو صفا اور پاکیزگی سے دلوں کے وطن کو شاداب کر دیتی ہے۔

وَأَنْتَ بَشِيرُ القُلُوبِ الَّذِي   يُعَرِّفُهَا اللّٰهُ رَحْمَانَهَا

اور تو ہی دلوں کے لیے خوش خبری بن کر آتا ہے، انہیں ان کے ربِ رحمان سے پھر سے روشناس کرا دیتا ہے۔

فَأَهْلاً وَسَهْلاً بِشَهْرِ الصِّيَامِ   يَسُلُّ مِنَ النَّفْسِ أَضْغَانَهَا

خوش آمدید! اے ماہِ صیام، جو نفس کی گہرائیوں سے کینہ، میل اور عداوت کھینچ کر باہر نکال دیتا ہے۔

محمد ابراہیم جدع:

محمد ابراہیم جدع بیسویں صدی کے ممتاز سعودی شعرا میں شمار ہوتے ہیں۔ انھوں نے اپنے معروف مجموعے الالیاذہ الاسلامیہ الجدیدہ میں سیرتِ نبویؐ کے درخشاں پہلوؤں کو والہانہ عقیدت کے ساتھ نظم کیا۔ تقریباً پانچ شعری مجموعے ان کے نام سے منسوب ہیں۔ محمد ابراہیم جدع کی شاعری فکری سنجیدگی، ایمانی حرارت اور فنی استحکام کا حسین امتزاج ہے۔

وہ اپنے شعری کلام میں ماہِ رمضان المبارک کا کچھ یوں پرتپاک خیر مقدم کرتے ہیں:

رَمَضَانُ يَا خَيْرَ الشُّهُو ... رِ وَخَيْرَ بُشْرَى فِي الزَّمَانْ
وَمَطَالِعُ الإِسْعَادِ تَزْ ... فُلُ فِي لَيَالِيكَ الحِسَانْ

اے رمضان! اے تمام مہینوں میں سب سے بہتر، اور زمانے کی سب سے بڑی بشارت! تیری حسین راتوں میں خوش بختی کے سحر، وقار کے ساتھ جلوہ گر ہوتے ہیں۔

وَمَحَافِلُ الغُفْرَانِ وَالتْ ... تَقْوَى تَفِيضُ بِكُلِّ آنْ
وَمَجَالِسُ القُرْآنِ وَالذْ ... ذِكْرِ الجَلِيلِ أَجَلُّ شَانْ

تیری مبارک شبوں میں بخشش اور تقویٰ کی محفلیں ہر آن لبریز رہتی ہیں، اور رحمت کا دریا مسلسل بہتا چلا جاتا ہے۔ تیری راتوں کی قرآن کی مجلسیں، اور جلیل القدر ذکر کی نشستیں، جن کی شان و عظمت سب سے بلند اور سب سے ارفع ہے۔

محمد حسن فقی:

محمد حسن فقی جدید سعودی ادب کی ایک درخشاں اور ہمہ جہت شخصیت تھے۔ مکۂ مکرمہ میں پیدا ہوئے اور علم و ادب کی فضا میں آنکھ کھولی۔ ساداتِ اشراف سے تعلق رکھتے تھے، جس کی جھلک ان کی تحریروں میں شرافت اور فکری سنجیدگی کی صورت میں نمایاں ہے۔ان کی تصانیف اور شعری مجموعے زندگی، انسان اور معاشرے پر سنجیدہ غور و فکر کا آئینہ ہیں، اور یہی خصوصیت انہیں اپنے عہد کے ممتاز اہلِ قلم میں نمایاں مقام عطا کرتی ہے۔

محمد حسن فقی ماہِ رمضان کا استقبال خوشی، سرور اور روحانی سرمستی کے ساتھ کچھ یوں کرتے ہیں:

رَمَضَانُ فِي قَلْبِي هَمَاهِمُ نَشْوَةٍ مِنْ قَبْلِ رُؤْيَةِ وَجْهِكَ الوَضَّاءِ
وَعَلَى فَمِي طَعْمٌ أُحِسُّ بِأَنَّهُ مِنْ طَعْمِ تِلْكَ الجَنَّةِ الخَضْرَاءِ

رمضان! تیرے روشن چہرے کی رؤیت سے پہلے ہی میرے دل میں سرمستی کی سرگوشیاں مچلنے لگتی ہیں۔ میرے لبوں پر ایک ایسا ذائقہ اتر آتا ہے، جو مجھے یوں محسوس ہوتا ہے جیسے وہ سبز و شاداب جنت کے ذائقوں میں سے ہو۔

مَا ذُقْتُ قَطُّ وَلا شَعُرْتُ بِمِثْلِهِ أَفَلا أَكُونُ بِهِ مِنَ السُّعَداءِ؟!

نہ کبھی میں نے ایسا مزہ چکھا، نہ ایسی کیفیت کو محسوس کیا، تو پھر کیوں نہ میں اس نعمت پر سعادت مندوں میں شمار ہوں؟

وَتَطَلَّعَتْ نَحْوَ السَّمَاءِ نَوَاظِرٌ لِهِلالِ شَهْرِ نَضَارَةٍ وَرُوَاءِ

نگاہیں آسمان کی طرف اٹھ جاتی ہیں۔اس مہینے کے ہلال کے شوق میں جو تازگی اور آب وتاب کا پیامبر ہے۔

قَالُوا بِأَنَّكَ قَادِمٌ فَتَهَلَّلَتْ بِالبِشْرِ أَوْجُهُنَا وَبِالخُيَلاءِ

اے ہلال رمضان! کہا گیا کہ تم آنے والے ہو، تو خوش خبری نے ہمارے چہروں کو کھلا دیا اور دل فخر و مسرت سے بھر گئے۔

رَمَضَانُ مَا أَدْرِي وَنُورُكَ غَامِرٌ قَلْبِي فَصُبْحِي مشْرِقٌ وَمَسَاءِ

اے ماہ مبارک ماہ رمضان! میں نہیں جانتا، لیکن تیرا نور میرے دل کو اس طرح گھیر لیتا ہے کہ میری صبح بھی روشن ہے اور میری شام بھی جگمگاتی رہتی ہے۔

تاریخ کی کتابوں میں مذکور ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے اپنے دورِ خلافتِ کے دوسرے برس پہلی مرتبہ نمازیوں کو ایک امام کی اقتدا میں نمازِ تراویح کے لیے جمع فرمایا۔تو اس موقع پر ایک شاعر نے یوں کہا:

جَاءَ الصِّيَامُ فَجَاءَ الخَيْرُ أَجْمَعُهُ تَرْتِيلُ ذِكْرٍ وَتَحْمِيدٌ وَتَسْبِيحُ
فَالنَّفْسُ تَدْأَبُ فِي قَوْلٍ وَفِي عَمَلٍ صَوْمُ النَّهَارِ وَبِاللَّيْلِ التَّرَاوِيحُ

روزہ آیا تو خیر و برکت بھی ہمراہ لے آیا، ذکر و تلاوت کی خوش نوائی، حمد و ثنا اور تسبیح کی روشنی پھیل گئی۔یوں نفس قول و عمل دونوں میں سرگرمِ سعی رہتا ہے، دن کو روزے کے ذریعے عبادت، اور رات کو تراویح کے ذریعے بندگی۔

اور عبدالملک الخذیدی ماہ رمضان المبارک کی قدردانی کی نصیحت کرتے ہوئے کہتے ہیں:

يَابَاغِيَ الخَيْرِ هَذَا شَهْرُ مَكْرُمَةٍ أَقْبِلْ بِصِدْقٍ جَزَاكَ اللهُ إحْسَانَا

أَقْبِلْ بِجُودٍ وَلاَ تَبْخَلْ بِنَافِلَةٍ وَاجْعَلْ جَبِينَكَ بِالسَّجْدَاتِ عِنْوَانَا

اے خیر کے طالب ! یہ عزت و اکرام کا مہینہ ہے، صدق دل کے ساتھ آگے بڑھ ، اللہ تجھے اس کا بہترین صلہ عطا فرمائے۔ دریادلی اور سخاوت سے قدم بڑھا، نفل عبادتوں میں بخل نہ کر، اور اپنی پیشانی کو سجدوں کا عنوان بنادے۔